

# ہند اور امریکہ کے سرور انگلز اور رومانی تعلقات

جب میری رہائش ہے اپنی گاڑی چلاتا ہو اگر جا بخوا۔  
راستے میں میرا گز رایک آؤٹ سورنگ مرکز کے سامنے  
خواہ ترین صنف خوش ہے۔ ابتدائیں فلشن لکھن کے سے ہوا میرے گھر پہنچنے سے پہلے یہ سوال میرے ذہن میں  
میں آیا کہ اگر کام کی جگہ پرانی اصل خصیت کو چھا کر اور  
خیال سے کافی مطمئن تھا۔ اہمین کیا ایک طرح کا  
تسابیں تھا۔ لیکن جب میں ۵۵۰ ہزار الفاظ اور ۱۹ ابوب لکھ  
چکا تو میں نے خود سے یہ پوچھا کہ کہاں کہاں ہے؟ اور اسے  
میں اگر ای فرضی خصیت سے کسی کو پیدا ہو جائے تو کیا  
ہو گا؟ اور اس طرح میں نے اپنا کام شروع کیا۔

مشرانے کافی تحقیق کی ہے ایسے دستوں سے  
میں نے بڑی شدت سے نظر ثانی شروع کی۔

مشرانے کہا کہ اس ناول کا خیال پہلی بار ایک  
بات کی ہے جو کال میثروں پر کام کرتے ہیں۔ انہوں  
جہماں کے کی صورت میں ان کے پہلے سفر  
نے لکھا ہے کہ ”ایک مرحلے میں میرے دل میں یہ  
خواہش پیدا ہوئی کہ حالات کے بارے میں اپنے  
شیویارک کے دوران ذہن میں کوئی تھا۔“ لیکن اس وقت  
میں جو ناول لکھنا چاہتا تھا وہ بالکل مختلف تھا تاریک  
اور المذاک۔ دوسرے کوئا اس کے ایک سال بعد ب پکا  
کیوں نہ میں کچھ روز کی کال میثروں کام کر لوں۔  
لیکن میرے پاس چھیٹیاں نہیں بچی تھیں۔

کرنا چاہئے۔ اور اپنے آپ کو آزاد چھوڑ دینا چاہئے۔“  
انہوں نے اس سچائی کو بھی تسلیم کیا ہے کہ ”فاش نگاری  
تحریریں پڑھنے والوں کی منڈی میں اتنی کاہیوں کی  
فروخت ایک نہیں کامنہ ہے۔ ہار پر کوئی پبلیشورس  
انٹیا نے دیکھ دیا ہے اس کے نئے ایٹیشن کو چھاپ کر جاری  
کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ظاہر ہیکی لگتا کہ جب اگلی باری  
ناول شائع ہوگا تو اس کے سروق پر وہ نہ لالا آرٹ نہیں  
ہو گا جس میں بربٹی کے بھیسے کو ساری پہنچے دکھایا گیا  
وقت تک پلاٹ پوری طرح کلابھی نہیں تھا۔ اس لئے  
ہو گا؟ اور اس طرح میں نے اپنا کام شروع کیا۔“

بطور صحافی مشرانے کی جوتیت ہوئی ہے وہ اس ناول  
میں عیاں ہو گئی ہے۔ انہیں کہانی سنانا آتا ہے اور ان  
کی جزویات نگاری ہمیں یہ سوچنے پر مجبور کریا ہے کہ  
وہ اپنی ساعت سے گھرناے والی ہر گفتگو کو یادداشت  
میں محفوظ رکھ کر اور گزرتے ہوئے ابھی چہروں کے شخ  
کونٹ کر کے زندگی کا مشاہدہ کرتے رہتے ہیں۔ یہ  
ناول فلم بذرکرنے سے پہلے انہوں نے دوستی کے  
لئے شیویارک کا دورہ کیا تھا۔ وہاں انہوں نے ایک  
بھیڑ کا مشاہدہ کیا اور اس سے کسب فیض بھی کیا۔ یہاں  
صرف ایک معاملہ امریکہ کا وہ احصال کرنے کے  
بارے میں ہے۔ مجھے یقین ہے کہ مجھے بالکل واضح  
لکھنوں میں یہ کہہ دینا چاہئے کہ اس طرح سے کوئی  
شخص ویزا حاصل نہیں کر سکتا۔ مجھا اس سے زیادہ نہیں  
کہنا چاہئے کیونکہ اس ناول کو فقط کمال تک پہنچانے  
کے لئے مشرانے جو رہمندانہ کوششیں کی ہیں ان کو  
چوٹ لگے گی، جس میں انہوں نے اب تک کے  
اپنہائی دلچسپ طرخ مقابلے کو بیان کیا ہے۔

چ تو ہے کہ مشرانے یہ بیان کیا ہے کہ صحافی ہونا  
”شروع میں کافی تکلیف دھنا۔“ جب انہوں نے ناول  
نگاری کی طرف توجہ دیئے کی تو کوئی شروع کی قوان کے  
قول کے مطابق ”میں ایک بھنگی کے لئے ڈپلن کے پاندی  
کم سے کم لکھنوں میں اور فضول باتوں سے گرینز کر کے  
لکھنے کے طرز کا عادی ہو چکا تھا۔“ انہوں نے یہ بھی کہا  
ہے کہ ”چ تو یہ ہے کہ جب میں نے اپنے پہلے تین  
ابواب اپنی ایڈیٹر نہیں تھا اگر واں کو دکھائے تو انہوں نے  
تو آپ کو یہ فلم پر بھی دیکھنے کوں جائے گی۔“

اس دوران نائم زون کی تقریباً ۸۰۰۰ کاپیاں  
کہا کہ حالات تیزی سے بدلتے ہیں۔ مجھے تھوڑا آرام  
چل رہی ہے۔ مشرانے کیجاں فلم انٹیشری سے اس طرح  
کے اشارے مل رہے ہیں اگر یہ اشارے شر آور ہو سکے  
تو آپ کو یہ فلم پر بھی دیکھنے کوں جائے گی۔

ونس اپاؤن لے نائم زون از نلیش مشرانے  
پیپر بیک، ۲۳۷ صفحات  
ہار پر کوئی پبلیشورس انڈیا، نئی دہلی

